جدوجہد اور نوجوان

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

www.rahimia.org

حرف اول

اس میں کوئی شک نہیں کہ برا عظم ہند کی تحریک آزادی میں سب سے نمایاں قائدانہ کردار شیخ الہند مولانا محمود حسن کا رہا ہے جن کے جذبہ حریت نے انہیں پیرانہ سالی میں بھی چین نہ لینے دیا اور وہ انگریزی استعمار کے ہاتھوں پانچ سال تک یورپ کے جزیرہ مالٹا میں محبوس رہے۔ جب جیل کی پر صعوبت زندگی نے نحیف و نزار جسم کی توانائی کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا تو انگریز نے چند دن کا مہمان جان کر انہیں رہا کر دیا۔ یہ چند دن کا مہمان ہندوستان پہنچ کر بستر مرگ پر تو جا پہنچتا ہے لیکن اپنی گمشدہ متاع کو پانے کے لئے بدستور اضطراب سے کروٹیں بدلتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب انہیں سکولز کالجز اور یونیورسٹی کے غیرت مند طلباء ایک آزاد قومی تعلیمی ادارہ (جامعہ ملیہ اسلامیہ) کے افتتاح کیلئے پکارتے ہیں تو بچپن سے مدرسہ و خانقاہ کی بابرکت فضاؤں میں رہنے والا یہ "شیخ الحدیث" اپنے درد (جس میں اس کی ہڈیاں پگھلی جا رہی تھیں) کے غم خواروں کی اکثریت مدرسہ و خانقاہ کے حلقہ میں نہ پا کر کالجوں کے نوجوانوں کی طرف اس کیفیت میں بے تابانہ لپکتا ہے کہ چارپائی پر علی گڑھ لایا جاتا ہے اور یہی آپ کا آخری دنیاوی سفر ثابت ہوتا ہے اور اس موقع پر وہ ایک مجسم صدائے حریت بن جاتے ہیں اور ان کا قال ہی نہیں حال بھی صدائے عمل دیتا ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مسجد میں ۱۶ صفر ۱۳۳۹ھ (۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء) کو پڑھا جانے والا یہ خطبہ باشعور نوجوانوں کے احساس عمل کو اسی طرح جھنجھوڑ رہا ہے جس طرح اس نے آج سے اکھتر سال قبل نوجوانوں کے ولولوں کو مہمیز دی تھی۔

ملاحظہ کیجئے (عربی و فارسی اشعار کا ترجمہ قارئین کی سہولت کے لئے تیار کیا گیا ہے)

چیئرمین شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیا

امابعد جلسوں کی عام روش کا اقتضاء یہ ہے کہ میں اس سے پہلے اس عزت صدارت پر جو ایک نہایت ہی سر فروشانہ ایثار اور شجاعانہ جدوجہد کرنے والی جماعت کی طرف سے مجھ کو مرحمت ہوئی ہے ۔ شکر گذاری اور منت پذیری کا اظہار کروں ۔

"قوم کی ضرورت اور پرجوش خطابت"

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکریہ چند وقیع اور شاندار الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا اور نہ مجھے کوئی محض رسمی اور مصنوعی ممنونیت کی نمائش اس بھاری ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش کر سکتی ہے جو فی الحقیقت آپ نے اس عزت افزائی کے ضمن میں مجھ پر عائد کی ہے ۔ دو چار پھڑکتے ہوئے جملے بلا شبہ عارضی طور پر مجلس کو محظوظ کر سکتے ہیں ۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میری قوم اس وقت فصاحت و بلاغت کی بھوکی نہیں ہے اور نہ اس قسم کی عارضی مسرتوں سے اس کے درد کا اصلی درمان ہو سکتا ہے ۔ اس کے لئے ضرورت ہے ایک قائم و دائم جوش کی ، نہایت صابرانہ ثبات قدم کی ، دلیرانہ مگر عاقلانہ طریق عمل کی ، اپنے نفس پر پورا قابو پانے کی ۔ غرض ایک پختہ کار بلند خیال اور ذی ہوش محمدی بننے کی ۔

میں ہرگز آپ کے لیکچراروں اور فصیح اللسان تقریر کرنے والوں کی تحقیر نہیں کرتا کیوں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ جو چیز سوئے ہوئے دلوں کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور زمانہ کی ہوا میں اول تموج پیدا کرتی ہے وہ یہی دعوت حق کا غلغلہ ڈالنے والی زبان ہے ۔ ہاں ، اس قدر گزارش کرتا ہوں کہ تاوقتیکہ متکلم اور مخاطب کے دل میں سعی جمیلہ کا سچا جذبہ ، اسکے اخلاق میں شجاعانہ استقامت و ایثار ، اسکے جوارح میں قوت عمل ، اس کی ارادوں میں پختگی اور چستی نہ ہو ، محض گرم جوش تقریریں کسی ایسے

کٹھن اور بلند پایہ مقصد میں آپ کو کامیاب نہیں کر سکتیں ۔

وکیف الوصول الی سعاد و دونھا

قلل الجبال و درنھن حتوف

(یوں تو شاعر نے یہاں اپنی محبوبہ کے نام کا تذکرہ کیا ہے لیکن لفظی رعایت سے اگر اس سے راہ سعادت مراد لے لی جائے تو بر موقع ہونے کے لحاظ سے نہایت موزوں ہو گا' شاعر کہتا ہے کہ سعاد تک رسائی کیسے ہو گی حالانکہ اس کے آگے پہاڑوں کی چوٹیاں حائل ہیں اور اس کے آگے موت کے دھانے ہیں ۔)

"کامیابی اور جدوجہد"

اے حضرات ۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ جس وادی پر خار کو آپ برہنہ پا ہو کر قطع کرنا چاہتے ہیں وہ مشکلات اور تکالیف کا جنگل ہے ۔ قدم قدم پر وہاں صعوبتوں کا سامنا ہے ۔ طرح طرح کے بدنی' مالی اور جاہی مکروہات آپ کے دامن استقلال کو الجھانا چاہتے ہیں ۔ لیکن حفت الجنتہ بالمکارہ کے قائل کو اگر آپ خدا کا سچا رسول مانتے ہیں (اور ضرور مانتے ہیں) تو یقین رکھیے کہ جس صحرائے پر خار میں آپ گامزن ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے راستہ پر جنت کا دروازہ بہت ہی نزدیک ہے ۔

کامیابی کا آفتاب ہمیشہ مصائب و آلام کی گھٹاؤں کو پھاڑ کر نکلا ہے اور اعلیٰ تمناؤں اور سخت سے سخت صعوبتوں کے جھرمٹ میں سے دکھائی دیا ہے ۔

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنو امعہ ۔ متی نصر اللہ الاان نصر اللہ قریب ۔ (البقرہ)

کیا تم کو یہ خیال ہے کہ تم جنت میں جا گھسو گے اور تمہیں اس طرح کے حالات پیش نہ آئیں گے جو کہ تم سے پہلے لوگوں کو پیش آئے ؟ انکو سختیاں اور اذیتیں پہنچیں اور

www.rahimia.org

وہ اس قدر جھڑجھڑائے گئے کہ پیغمبر اور اس کے ساتھ کے مومنین بول اُٹھے کہ خدا کی مدد کہاں ہے! یاد رکھو کہ خدا کی مدد نزدیک ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم و یعلم الصابرین۔

کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے بدوں اس کے اللہ جانچ کرے تم میں سے مجاہدین اور صابرین کی۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے۔

آلم۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا و لیعلمن الکاذبین۔

کیا لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ محض آمنا کہنے پر وہ چھوڑ دیئے جائیں گے؟ حالاں کہ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی ہے۔ تو ضرور ہے کہ اللہ پرکھے گا سچے اور جھوٹے لوگوں کو۔

یہ حق تعالیٰ جل شانہ ' کی سنت مستمرہ ہے جس میں کسی قسم کے تبدل و تغیر کو راہ نہیں۔ کوئی قوم اللہ جل شانہ ' کی محبت اور اس کے راستہ پر چلنے کی مدعی نہیں ہوئی جس کو امتحان و آزمائش کی کسوٹی پر نہ کسا گیا ہو۔ خدا کے برگزیدہ اور اولوالعزم پیغمبر جس سے زیادہ خدا کا پیار کسی پر نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی مستثنٰی نہیں رہے بے شک ان کو مظفر و منصور کیا گیا۔ مگر کب؟ سخت ابتلا اور زلزال شدید کے بعد۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ

حتی اذا استیئس الرسل و ظنوا انھم قد کذبوا جاء ھم نصرنا فنجی من نشاء ولا یرد باسنا عن القوم المجرمین ○

پس اے فرزند انسان توحید! میں چاہتا ہوں کہ آپ انبیاء مرسلین اور ان کے وارثوں کے راستہ پر چلیں اور جو لڑائی اس وقت شیطان کی ذریت اور خدائے قدوس کے لشکروں میں ہو رہی ہے اس میں ہمت نہ ہاریں اور یاد رکھیں کہ شیطان کے

www.rahima.org

مضبوط سے مضبوط آہنی قلعے خداوند قدیر کی امداد کے سامنے تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔

الذین امنو ایقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفرو ایقا تلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطن ان کید الشیطان کان ضعیفا۔

ایمان دار تو خدا کے راستہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کے راستہ میں پس تم شیطان کے مدد گاروں سے لڑو۔ بلاشبہ شیطان کی فریب کاری محض لچر پوچ ہے۔

"گمشدہ متاع اور رسمی نیکی"

میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت و نقاہت کی حالت میں (جس کو آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں) آپ کی دعوت پر اس لئے لبیک کہا کہ میں اپنی ایک گمشدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔ بہت سے نیک بندے ہیں جن کے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر اللہ کی روشنی جھلک رہی ہے۔ لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدارا اٹھو اور اس امت مرحومہ کو کفار کے نرغے سے بچاؤ تو ان کے دلوں پر خوف و ہراس مسلط ہو جاتا ہے۔ خدا کا نہیں بلکہ چند ناپاک ہستیوں کا اور ان کے سامان حرب و ضرب کا۔

حالاں کہ ان کو تو سب سے زیادہ جاننا چاہئے تھا کہ خوف کھانے کے قابل اگر کوئی چیز ہے تو وہ خدا کا غضب اور اس کا قاہرانہ انتقام ہے اور دنیا کی متاع قلیل خدا کی رحمتوں اور اس کے انعامات کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ اس قسم کے مضمون کی طرف حق تعالیٰ جل شانہ' نے ان آیات میں اشارہ فرمایا ہے۔

الم ترالی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم وا قیموا اصلوۃ واتو الذکوۃ فلما کتب علیھم القتال اذا فریق منھم یخشون الناس کخشی ۃ اللہ اواشد خشیہ وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الیٰ اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا۔ اینما تکونوا یدر ککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ کو روکو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو ۔ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو یکایک ان میں کا ایک فریق ڈرنے لگا آدمیوں سے خدا کے برابر یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگا کہ اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا اور کیوں تھوڑی مدت ہم کو اور مہلت نہ دی کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت اس شخص کیلئے بہتر ہے جس نے تقوی اختیار کیا اور تم پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جہاں کہیں بھی تم ہو موت تم کو آدبائے گی اگرچہ تم نہایت مستحکم قلعوں میں ہو۔

"درد کے غم خوار' کالجز کے نوجوان"

اے نونہالان وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غم خوار (جس سے میری ہڈیاں پگھلی جا رہی ہیں' مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور سکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں۔ تو میں نے اور میرے چند مخلص احباب نے ایک قدم علی گڑھ کی طرف بڑھایا اور اس طرح ہم نے ہندوستان کے دو تاریخی مقاموں (دیو بند اور علی گڑھ) کا رشتہ جوڑا۔ کچھ بعید نہیں کہ بہت سے نیک نیت بزرگ میرے اس سفر پر نکتہ چینی کریں اور مجھ کو اپنے مرحوم بزرگوں کے مسلک سے منحرف بتائیں۔ لیکن اہل نظر سمجھتے ہیں کہ جس قدر میں بظاہر علی گڑھ کی طرف آیا ہوں۔ اس سے کہیں زیادہ علی گڑھ میری طرف آیا ہے۔

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسر شتندو بہ پیمانہ زدند
ساکنان حرم سر عفاف ملکوت
بامن راہ نشیں بادہ مستانہ زدند
شکرا یزد کہ میان من واو صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند
جنگ ہفتاد و دوملت ہمہ راعذر بنہ
چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(گذشتہ رات میں نے دیکھا کہ فرشتے میخانہ میں باتیں کر رہے تھے' آدمی کی مٹی گوندھ رہے تھے اور اس کا پیمانہ بنا رہے تھے پاکدامنی کے رازداں حرم کے باسی فرشتے میرے ساتھ راہ پر بیٹھے شراب مستی چھلکا رہے تھے شکر ہے خدا کا کہ اس نے میرے اور ان کے درمیان صلح کرا دی - چنانچہ حوریں رقص کرتے ہوئے شکرانہ کے طور پر ساغر انڈیل رہی تھیں' بہتر فرقوں کی لڑائی کا بہانہ رہنے ہی دو' جب لوگ حقیقت نہیں دیکھتے تو افسانہ کے راستے پر چل پڑتے ہیں - (یعنی مدرسہ اور کالج کا اختلاف محض ایک افسانہ ہے ورنہ یہ دونوں اعلیٰ مقاصد کے لئے شیر و شکر ہو جاتے ہیں -)

"اکابر کی حقیقت پسندی"

آپ میں سے جو حضرات محقق اور باخبر ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ میرے اکابر سلف نے کسی وقت بھی کسی اجنبی زبان کے سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم و فنون حاصل کرنے پر کفر کا فتوی نہیں دیا - ہاں یہ بے شک کہا گیا کہ اگر انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموما دیکھا گیا ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگے جائیں یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب اور مذہب والوں کا مذاق اڑائیں یا حکومت وقتیہ کی پرستش کرنے لگیں تو ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لئے جاہل رہنا ہی اچھا ہے - اب از راہ نوازش آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ تعلیم سے روکنا تھا یا اس کے اثر بد سے! اور کیا یہ وہی بات نہیں جس کو آج مسٹر گاندھی اس طرح ادا کر رہے ہیں کہ " ان کالجوں کی اعلیٰ تعلیم بہت اچھی صاف اور شفاف دودھ کی طرح ہے جس میں تھوڑا سا زہر ملا دیا گیا ہو" -

"آزاد قومی تعلیمی ادارے کی ضرورت"

بارے خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری قوم کے نوجوانوں کو توفیق دی کہ وہ اپنے نفع و ضرر کا موازنہ کریں اور دودھ میں جو زہر ملا ہوا ہے اس کو کسی بھپکے کے

ذریعہ سے علیحدہ کرلیں۔ آج ہم وہی بھپکا نصب کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں اور آپ نے مجھ سے پہلے سمجھ لیا ہو گا کہ وہ بھپکا مسلم نیشنل یونیورسٹی ہے۔ مطلق تعلیم کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت اب میری قوم کو نہیں رہی، کیونکہ زمانے نے خوب بتلا دیا ہے کہ تعلیم سے ہی بلند خیالی اور تدبر اور ہوش مندی کے پودے نشوونما پاتے ہیں اور اسی کی روشنی میں آدمی نجاح و فلاح کے راستے پر چل سکتا ہے۔ ہاں ضرورت اس کی ہے کہ وہ تعلیم مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو اور اغیار کے اثر سے بالکل آزاد ہو۔ کیا باعتبار عقائد و خیالات کے اور کیا باعتبار اخلاق و اعمال کے اور کیا باعتبار اوضاع واطوار کے ہم غیروں کے اثرات سے پاک ہوں۔

ہماری عظیم الشان قومیت کا اب یہ فیصلہ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے کالجوں سے بہت سستے داموں کے غلام پیدا کرتے رہیں۔ بلکہ ہمارے کالج نمونہ ہونے چاہئیں بغداد اور قرطبہ کی یونیورسٹیوں کے اور ان عظیم الشان مدارس کے جنھوں نے یورپ کو اپنا شاگرد بنایا اس سے پیشتر کہ ہم اس کو اپنا استاد بناتے۔

آپ نے سنا ہو گا کہ بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی بنیاد ایک اسلامی حکومت کے ہاتھوں سے رکھی گئی ہے تو اس دن علماء نے جمع ہو کر علم کا ماتم کیا تھا کہ افسوس آج سے علم حکومت کے عہدے اور منصب حاصل کرنے کیلئے پڑھا جائے گا تو کیا آپ ایک ایسے کالج سے فلاح قومی کی امید رکھتے ہیں جس کی امداد اور نظام میں بڑا زبردست ہاتھ ایک غیر اسلامی حکومت کا ہو۔

ہماری قوم کے سربرآوردہ لیڈروں نے سچ تو یہ ہے کہ امت اسلامیہ کی ایک بڑی اہم ضرورت کا احساس کیا ہے بلاشبہ مسلمانوں کی درسگاہوں میں جہاں علوم عصریہ کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہو اگر طلبہ اپنے اصول و فروع سے بے خبر ہوں اور اپنے قومی محسوسات اور اسلامی فرائض فراموش کر دیں اور ان میں اپنی ملت اور اپنے ہم قوموں کی اہمیت نہایت ادنیٰ درجے پر رہ جائے تو یوں سمجھو کہ وہ درس گاہ مسلمانوں کی قوت کو ضعیف بنانے کا ایک آلہ ہے اس لئے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک آزاد یونیورسٹی کا افتتاح کیا جائے گا جو گورنمنٹ کی اعانت اور اس کے اثر سے بالکل علیحدہ اور جس کا تمام تر نظام عمل اسلامی خصائل اور قومی محسوسات پر مبنی ہو۔

"نونہالان وطن کی بلند ہمتی"

مجھے لیڈروں سے زیادہ ان نونہالان وطن کی ہمت بلند پر آفرین اور شاباش کہنا چاہیئے جنہوں نے اس نیک مقصد کی انجام دہی کیلئے اپنی ہزاروں امیدوں پر پانی پھیر دیا اور باجود ہر قسم کی طمع اور خوف کے وہ موالات نصاریٰ کے ترک پر مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم رہے اور اپنی عزیز زندگیوں کو ملت اور قوم کے نام پر وقف کر دیا۔

دعاء

اب میری یہ التجا ہے کہ آپ سب حضرت بارگاہ رب العزت میں نہایت صدق دل سے دعا کریں کہ ہماری قوم کو رسوا نہ کرے اور ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائیں۔
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

www.rahmia.org

نام کتابچہ جدوجہد اور نوجوان
مولف شیخ الہند مولانا محمود حسن
ناشر شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن
پوسٹ بکس نمبر ۳۶۳ ملتان

طبع دوم نومبر ۱۹۹۲ء

www.rahimia.org

ہماری مطبوعات

جدوجہد اور نوجوان	شیخ الہند مولانا محمود حسن
استعماری نظام اور ملی تقاضے	شیخ الہند مولانا محمود حسن
فکرِ ولی اللہی کا تاریخی تسلسل	مولانا عبید اللہ سندھی
قرآنی حزب انقلاب	مولانا عبید اللہ سندھی
قرآنی اقدام انقلاب	مولانا عبید اللہ سندھی
قرآنی قانون انقلاب	مولانا عبید اللہ سندھی
قرآنی اصول معاشیات	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
اسلام کے اقتصادی نظام کا تقابلی جائزہ	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
فرد اور اجتماعیت	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
ولی اللہی تحریک (نصب العین، پروگرام، مراکز، جماعت اور مشکلات راہ)	مولانا سید محمد میاں
امام شاہ عبد العزیز (افکار و خدمات)	مولانا سید محمد میاں
شعوری تقاضے	مولانا شوکت اللہ انصاری
اجتماعی مسائل کا ولی اللہی حل	محمد مقبول عالم بی اے
دین کے معاشی نظام میں محنت کی قدر و اہمیت	مفتی عبد الخالق آزاد
نظام کیا ہے؟	مفتی عبد الخالق آزاد
تبدیلی نظام کا ولی اللہی نظریہ	مفتی عبد الخالق آزاد
تبدیلی نظام کیوں اور کیسے؟	مفتی عبد الخالق آزاد
حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی کا تصور دین	مفتی سعید الرحمن
ولی اللہی فکر ایک تعارف	چوہدری عبد الرؤف

www.rahimia.org